شورش کاشمیریؒ

شب جائے کہ من بودم

فضل حق نے بتایا کہ الجزائر کے بن بیلا کی آمد پر اس خیال سے کہ بعض خفیہ رپورٹیں نازک تھیں، سعودی حکومت نے کعبۃ اللہ کے دائرہ سے زائرین کو چندمنٹ کے لیے پیچھے ہٹادیا۔ جونہی طواف رکا اور مطاف خالی ہوا، یکا یک کبوتروں کی ٹکڑیاں اِدھر اُدھر سے نکلیں اور بھرپور طواف شروع کردیا۔ یہ نظارہ الٰہی دیکھ کر اعضائے حکومت سراسیمہ لوٹ گئے۔ فوراً اپنی روک ہٹالی اور طواف شروع ہوگیا۔ کبوتر جس طرح آئے تھے، اسی طرح لوٹ گئے۔ بن بیلا آئے اور عام لوگوں کے ساتھ طواف کرکے چلے گئے۔ اللہ تعالیٰ کے اس گھر میں جو کلام پاک کے الفاظ میں امن کی جلوہ گاہ ہے۔ ایک انسان کے لیے خواہ وہ فرمانروا ہی تھا۔ کوئی سا انتظام یا امتیاز منشائے ایزدی کے خلاف تھا۔ قدرت کو گوارا نہ تھا کہ اللہ کی مخلوق کو مطاف کی حاضری سے روکا جائے۔ اس گھر میں کوئی شاہی نہیں۔ یہاں صاحب و بندہ ومحتاج وغنی ایک سے پہناوے میں آتے اور ایک سی دعائیں مانگتے ہیں۔ یہاں کوئی جہاں پناہ نہیں۔ سب پناہ خواہ ہیں۔ سب کے ایک ہونے کا نظارہ صرف یہیں کیا جاسکتا ہے۔

یہ عشق کا دربار ہے اور عشق کے دربار میں کسی ابوالفضل وفیضی کے لیے جگہ نہیں۔ فرق ہے تو صرف اللہ سے لولگانے والوں کے مراتب ومناقب میں ہے جہاں دولت یا حکومت کے لیے کوئی اعزاز نہیں۔ اعزاز ان کے لیے ہیں جن کے سر اور جن کے دل اللہ کے حضور میں اس طرح جھکے رہتے ہیں کہ اوپری نگاہیں اور رسمی طبیعتیں ان تک پہنچ ہی نہیں پاتی ہیں۔ ہر شخص اپنی لو میں مگن رہتا اور عشق وایمان سے بقدرِ ظرف بہرہ یاب ہوتا ہے۔ حاضری میں یکسانی ہے، حضوری میں نہیں۔ بہ قول شاعر:

عشق کی چوٹ تو پڑتی ہے دلوں پر یکساں
ظرف کے فرق سے آواز بدل جاتی ہے

سبھی لوگ آتے ہیں بادشاہ وفقیر، وزیر وامیر، دولت مند وحاجت مند، غنی وگدا، شہریار وشہسوار، تاجدار وچوبدار، فرماں رواو بےنوا، نیازمند ودردمند، تاجر وآجر، زاہد ورند، عالم وعامی، لاہوری وشامی، ملک ملک کے لوگ، سجدہ ایک جبینیں بہت سی۔ کوئی کھڑاگ نہیں۔ ایک ہی خواہش کہ اللہ کے اس گھر سے سرخرو جائیں، حاضری قبول ہو، حضوری حاصل ہو۔ صبح تاریخ کی بے شمار صدیاں گزر چکی ہیں۔ اسلام کو چودہ سو سال ہوگئے ہیں۔ ایک لحظہ، ایک ثانیہ اور ایک ساعت بھی انسان کی حاضری کے بغیر نہیں گزری، چوبیس گھنٹے طواف ہوتا اور کرہ ارضی کے ہر حصہ کی نمائندگی ہوتی ہے۔

☆☆☆